Digitized by Khilafat Library

مدینۃ المسیح

۱۔ حضرت خلیفۃ المسیح مع اہل بیت مسیح موعودؑ بخیر و عافیت ہیں۔
(ب) صاحبزادہ شریف احمد صاحب انٹرنس کے امتحان سے فارغ ہوئے۔ اب دینی کتب کے مطالعہ میں مصروف ہیں۔ بخاری شریف بھی پڑھتے ہیں (ج) حضرت خلیفہ اولؓ کے خاندان میں خیریت ہے۔
(د) ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب کے فرزند میاں علیم الدین کی پنڈلی پر لاہور میں چوٹ آئی تھی۔ اس میں پیپ پڑ گئی۔ بہت بیمار ہو گیا اب قادیان میں زیر علاج ہیں۔ دعائے صحت کے خواستگار ہیں ۔
۲۔ انگلستان میں چودہری فتح محمد صاحب سیال ایم۔اے۔ مسٹر عبد العزیز مسٹر عبد اللہ خان۔ سید عبد الحی صاحب عرب۔ ملک عبد الرحمان چودہری ظفر اللہ خان۔ مصر میں۔ شیخ عبد الرحمٰن بیروت میں شاہ ولی صاحب خلیفہ ثانی کے مرید موجود ہیں ۔
(۳) ماسٹر صدر الدین صاحب کے لئے ایک ماہ کی رخصت منظور ہوئی تھی مگر وہ جاتے ہوئے استعفاء دے گئے کیونکہ ۱۶۔ مئی کے جہاز پر لنڈن روانہ ہو گئے۔ غالباً انہوں نے پسند نہیں کیا۔ کہ جب پھر ملازمت نہیں کرنی تو رخصت با تنخواہ کیوں لوں اُمید ہے دوسرے بزرگ بھی اس معاملہ پر غور فرمائیں گے۔ ہاں ماسٹر صاحب با قاعدہ چارج نہیں دے گئے یہ بے قاعدگی ایک معیوب بات ہے۔ باہر سے خطوط آتے ہیں کہ مولوی محمد علی صاحب کو ایک دفعہ ہی تین ماہ سے زیادہ کیوں رخصت یکدم دی گئی اور صدر انجمن کے قواعد گورنمنٹ سے زیادہ فیاض نہیں ہونے چاہئیں اُمید ہے کہ صاحب سکرٹری صدر انجمن اس کا جواب چھپوا دینگے۔ ماسٹر فقیر اللہ صاحب منیجر آرام کے لئے چند ماہ کی رخصت با تنخواہ لے چکے تھے اب اس سے استفادہ شروع کیا ہے۔ آپ لاہور احمدیہ بلڈنگس میں آرام فرمائیں گے ۔
۴۔ اللہ بخش مشین پریس قادیان کے لئے انجن آگیا ہے۔ لاہور میں احمدیہ سٹیم پریس کی منظوری بلا ضمانت ہوئی ہے بڑی خوشی کی بات ہے مبارک ہو۔ خدا ہمارے بھائیوں کو اشاعت حق کی توفیق بخشے ایک اور احمدی مشین پریس بھی لاہور میں عنقریب جاری ہونے والا ہے۔
۵۔ مفتی محمد صادق صاحب و میر قاسم علی صاحب بنارس کے قریب گھوسی بستی میں تبلیغ کے لئے گئے۔ شیخ محمد یوسف صاحب کچھ بیمار ہو گئے اس لئے کان پور رک گئے وہاں ان کا ارادہ لکچر دینے کا تھا ۔ ۶۔ بجلی پیسنے والی مشین پر مستری کے کپڑوں کو آگ لگ گئی جس سے اس کے بدن پر آبلے پڑ گئے۔ ہمدردی کا۔
۷۔ جدہ سے سلسلہ احمدیہ کے مخلص احمدی جناب ابو بکر صاحب معہ اپنے تین رفیقوں کے تشریف لائے (۲) مولانا محمد احسن صاحب فاضل سلسلہ واپس امروہہ تشریف لیگئے (۳) ماسٹر غلام محمد صاحب میانوالی کے ہیڈ ماسٹر (داماد مولوی غلام حسن صاحب پشاوری) بیعت کر چکے ہیں اس ہفتہ بہت سے مہمان آئے۔ حاصلانوالہ سے مولوی غلام علی صاحب کانپور کے ڈسٹرکٹ انسپکٹر ڈاکٹر غلام غوث صاحب ۔

فاضل راجیکی لاہور میں

حضرت خلیفۃ المسیح مولانا نور الدین رضی اللہ عنہ نے مولوی غلام رسول صاحب کو جو ایک فاضل اور مخلص احمدی ہیں۔ لاہور کی جماعت کا امام صلوٰۃ و خطیب جمعہ مقرر فرما کر بھجوایا تھا۔ مولوی صاحب بیماری کی وجہ سے قادیان میں زیر علاج رہے اور حضرت مولانا کی وفات کے بعد پُر از معارف و حقایق اپنے وطن گئے تھے اب لاہور میں واپس تشریف لے آئے اُمید ہے کہ مولوی صاحب موصوف بلا توقف درس قرآن مجید صبح و شام دیا کرینگے اور نماز خطبہ جمعہ باقاعدہ حسب دستور شروع کر دینگے اور لاہوری جماعت انکا بدستور احترام کریگی

تصحیح۔ الفضل ۴۔ مئی صفحہ ۱۰ کالم تین میں یا نبی کی بجائے یا نبی اللہ۔

باہتمام منشی غلام رسول منیجر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپ کر حضرت صاحبزادہ میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب پرنٹر و پروپرائٹر و پبلشر کے لئے شائع ہوا۔

الاخبار والآراء

کن معنوں میں نبی رسول کہنا جائز نہیں!

بیام ۳۰ - مئی ۱۹۱۴ء میں حضرۃ مسیح موعود کا جو خط چھپا ہے اس میں بھی صاف لکھا ہے کہ۔

"وہ شخص غلطی کرتا ہے جو سمجھتا ہے کہ اس نبوت اور رسالت سے مراد حقیقی نبوّت اور رسالت ہے جس سے انسان خود صاحب شریعت کہلاتا ہے"

اور پھر فرمایا ہے :-

"چونکہ اسلام کی اصطلاح میں نبی اور رسول کے یہ معنے ہوتے ہیں کہ وہ کامل شریعت لاتے ہیں یا بعض احکام شریعت سابقہ کو منسوخ کرتے ہیں۔ یا نبی سابق کی اُمت نہیں کہلاتے اور براہ راست بغیر استفاضہ کسی نبی کے خدا تعالیٰ سے تعلق رکھتے ہیں اس لئے ہوشیار رہنا چاہیئے کہ اسجگہ بھی یہ معنے نہ سمجھ لیں"

اِن عبارتوں سے ظاہر ہے کہ آپ کو صاحب شریعت اور براہ راست نبی ہونے سے انکار تھا اور اسی کو آپ حقیقی و مستقل نبوت فرماتے تھے۔ ہمارا بھی یہی عقیدہ ہے لیکن اس میں کچھ شک نہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فیض اتباع سے آپ نبی تھے اور ایسا نبی کہنا اور ماننا جزو ایمان ہے۔ اور ان معنوں میں تقریر و تحریر میں آنا چاہیئے جیسا کہ خود حضرت اقدس کے عملدرآمد اور کتب سے ثابت ہے کہ آپ اپنے لئے رسول و نبی کا لفظ بولتے اور تحریروں میں لاتے تھے اور آپ کے سامنے اخباروں میں یہ لقب چھپتا تھا بلکہ جس نے آپ کی نبوت سے انکار کیا اسے سرزنش فرمائی ہاں عام بول چال میں ہم حضرت صاحب کا ذکر مسیح موعود کے نام سے کرتے ہیں اور مانتے ہیں کہ وہ نبی اللہ ہیں ؛

کیا کوئی جنگ چھڑنیوالی ہے؟

ہمدرد بحوالہ الرائے العام لکھتا ہے کہ "قسطنطنیہ میں شہرت ہے کہ روس اور آسٹریا میں جنگ چھڑنے والی ہے دونوں سلطنتوں کے اخبارات ایک دوسرے کے خلاف شدت سے آگ برسا رہے ہیں ؛

آسٹریا میں نو روسی جاسوس گرفتار ہوئے تھے۔ سات کو کئی کئی سال کی قید بامشقت کی سزا دیگئی۔ اور دو رہا ہو گئے ؛

جرمن کی خبر ہے کہ فرانس نے کروڑ ہا روپیہ روس کو دیکر آمادہ کیا ہے کہ وہ جرمن پر حملہ آور ہو ؛

پولیس کی تعلیم ہمارے ایک انسپکٹر لنڈن خاص اسوجہ سے بھیجا جاتا ہے کہ وہاں جاکر خفیہ پولیس کے متعلق پوری تعلیم حاصل کرے۔ کلکتہ سے بھی ایک انسپکٹر اسی غرض سے بھیجا جاوے گا ؛

ایک مُسلمان کے جلانیکا واقعہ

مدراس لیجسلیٹو کونسل کے پچھلے اجلاس میں آنریبل مسٹر لے۔ ٹی۔ جی۔ ایم احمد تمبی مارا کیر نے سوال کیا ہے کہ آیا تنجور میں ایک مسلمان کے جلانے کا واقعہ درست ہے گورنمنٹ نے وعدہ کیا تھا کہ اس کی تحقیقات کی جائیگی۔ چنانچہ اب گورنمنٹ نے وعدہ کو پورا کیا ہے اور تحقیقات کو شائع کیا ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ متوفی پلیگ سے مر گیا تھا اور ڈاکٹروں نے اس کے جلانے کا حکم دیا تھا۔ گورنمنٹ نے حکم دیا ہے کہ ہمیشہ عوام کے مذہبی جذبات کا خیال کیا جاوے ؛

ٹرکی - علاقہ بطلیس میں کردوں نے یکایک بغاوت کردی ہے جس کا سبب جدید اصلاحات کی ترویج بتایا جاتا ہے فرانس سے بجائے دو کروڑ پونڈ کے اب سوا کروڑ پونڈ سے زیادہ قرضہ ملنے کی امید نہیں ہے جو کافی بتایا جاتا ہے۔ صوبہ ایڈریا نوپل کی کفالت پر گورنمنٹ ایک جرمن بنک سے بھی قرضہ لے رہی ہے۔ بابعالی نے پیرس میں ستّر لاکھ پونڈ کے ایک جدید قرضہ کا انتظام کیا ہے۔ غالباً موسیٰ کاظم آفندی جدید شیخ الاسلام ہونگے ؛

مصر - وزارت کے اختلافات پریشان کن ثابت ہو رہے ہیں۔ خدیو معظم نے ایک کثیر اور ممتاز جماعت کے روبرو مصری یونیورسٹی کا سنگ بنیاد رکھا۔ اس یونیورسٹی کے لئے گذشتہ و حال علاوہ دیگر معطیوں کے شاہزادی نازلی خانم مرحومہ نے ۱۸ ہزار پونڈ کی رقم ماسوا ایک گرانقدر عطیات کے دی تھی ؛

ہیوٹ انجینرنگ اسکول لکھنو

(بہ سرپرستی لوکل گورنمنٹ)

چونکہ انجینرنگ ڈیپارٹمنٹ و محکمہ بندوبست میں نقشہ و پیمائش جاننے والوں کی ضرورت رہتی ہے لہذا اس اسکول میں انجینری کے متعلق سب اور سیری نقشہ نویسی اور امانت کو درجوں کی تعلیم دیجاتی ہے زمانہ تعلیم پندرہ ماہ مگر صیغہ امانت کے لئے صرف ۳ ماہ۔ طلباء انگریزی داں ہوں یا اردو مڈل پاس اگر مڈل پاس نہ ہوں تو ریاضی اور مساحت اچھی طرح سے جانتے ہوں لوکل گورنمنٹ نے اس اسکول کی نمایاں ترقی دیکھ کر اپنی خوشنودی اور سرپرستی سے اسکول کو معزز فرمایا اور حکام کو توجہ دلائی کہ اس اسکول کے پاس شدہ طلباء کو حصول ملازمت میں امداد فرمادیں اور ۱۹۱۴ء سے اس اسکول کا الحاق مینوسپل اینڈ سینٹری انجینرنگ کالج لنڈن سے بھی ہو گیا ہے اور بجائے ۲۴ ماہ کے ۱۸ ماہ اس اسکول ...

اپنی خدمات جتانیوالے آنکھیں کھولکر پڑھیں

نوشتہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

"اور یہ مت خیال کرو کہ تم کوئی حصہ مال کا دیکر یا کسی اور رنگ سے کوئی خدمت بجا لاکر خدا تعالیٰ اور اُسکے فرستادہ پر کچھ احسان کرتے ہو بلکہ یہ اس کا احسان ہے کہ تمہیں اس خدمت کے لئے بلاتا ہے اور میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اگر تم سب کے سب مجھے چھوڑ دو اور خدمت اور امداد سے پہلو تہی کرو تو وہ ایک قوم پیدا کر دیگا کہ اسکی خدمت بجا لائیگی تم یقیناً سمجھو کہ یہ کام آسمان سے ہے اور تمہاری خدمت صرف تمہاری بھلائی کے لئے ہے پس ایسا نہ ہو کہ تم دل میں تکبر کرو اور یا یہ خیال کرو کہ ہم خدمت مالی یا کسی قسم کی خدمت کرتے ہیں۔ میں بار بار تمہیں کہتا ہوں کہ خدا تمہاری خدمتوں کا ذرا محتاج نہیں ہاں تم پر یہ اس کا فضل ہے کہ تم کو خدمت کا موقع دیتا ہے۔ تھوڑے دن ہوئے کہ بمقام گورداسپور مجھ کو الہام ہوا تھا کہ لا الٰہ الا انا فاتخذنی وکیلا یعنے میں ہی ہوں کہ ہر ایک کام میں کارساز ہوں پس تو مجھ کو ہی وکیل یعنی کارساز سمجھ لے اور دوسروں کا اپنی کاموں میں کچھ بھی دخل مت سمجھ جب الہام مجھ کو ہوا تو میرے دل پر ایک لرزہ پڑا اور مجھے خیال آیا کہ میری جماعت ابھی اس لائق نہیں کہ خدا تعالیٰ ان کا نام بھی لے اور مجھے اس سے زیادہ کوئی حسرت نہیں کہ میں فوت ہو جاؤں اور جماعت کو ایسی ناتمام اور خام حالت میں چھوڑ جاؤں میں یقیناً سمجھتا ہوں کہ بخل اور ایمان ایک ہی دل میں جمع نہیں ہو سکتے جو شخص سچے دل سے خدا تعالیٰ پر ایمان لاتا ہے وہ اپنا صرف اس مال کو نہیں سمجھتا کہ اس کے صندوق میں بند ہے بلکہ وہ خدا تعالیٰ کے تمام خزائن کو اپنے خزائن سمجھتا ہے اور امساک اس طرح دور ہو جاتا ہے جیسا کہ روشنی سے تاریکی دور ہو جاتی ہے اور یقیناً سمجھو کہ صرف یہی گناہ نہیں کہ میں ایک کام کیلئے کہوں اور کوئی شخص میری جماعت میں سے اسکی طرف کچھ التفات نہ کرے بلکہ خدا تعالیٰ کے نزدیک یہ بھی گناہ ہے کہ کوئی کسی قسم کی خدمت کر کے یہ خیال کرے کہ میں نے کچھ کیا ہے۔ اگر تم کوئی نیکی کا کام بجا لاؤ گے اور اس وقت کوئی خدمت کرو گے تو اپنی ایمانداری پر مُہر لگا دو گے اور تمہاری عمریں زیادہ ہونگی اور تمہارے مالوں میں برکت دیجائیگی۔ مجھے اس بات کی تصریح کی ضرورت نہیں کہ صحابہ رضی اللہ عنہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کیا خدمت بجا لائے تھے اب تم سوچکر دیکھو کہ یہ خدمات ان خدمات کے مقابل پر کیا چیز ہیں میں تم میں بہت دیر تک نہیں ہونگا اور وہ وقت چلا آتا ہے کہ تم پھر مجھے نہیں دیکھو گے اور بہتوں کو حسرت ہوگی کہ کاش ہمسے نظر کے سامنے کوئی قابل قدر کام کیا ہوتا سو اس وقت ان حسرات کا جلد تدارک کرو۔ جس طرح پہلے نبی و رسول اپنی امت میں نہیں رہے میں بھی نہیں رہونگا سو اسوقت کی قدر کرو اور اگر تم اسقدر خدمت بجا لاؤ کہ اپنی غیر منقولہ جائداد بھی اس راہ میں بیچ دو پھر بھی ادب سے دور ہوگا کہ تم خیال کرو کہ ہمنے کوئی خدمت کی ہے

حضرت صاحبزادہ اولوالعزم خلیفۃ المسیح والمہدی مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کے فرمائے ہوئے درس قرآن شریف سے نوٹ

پارہ ۲۸ سورۃ الطلاق بقیہ رکوع اول

وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ اَمْرِهٖ يُسْرًا ۝ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ جو کوئی اللہ تعالےٰ کا تقویٰ اختیار کرے گا۔ اللہ اس کے کاموں میں آسانی پیدا کر دے گا۔

یعنی ان شرائط کے ماتحت اگر اس کو تکلیف اُٹھانی پڑے گی۔ تو وہ آسان کر دی جائے گی

ذٰلِكَ اَمْرُ اللّٰهِ اَنْزَلَهٗۤ اِلَيْكُمْ ؕ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يُكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ وَيُعْظِمْ لَهٗۤ اَجْرًا ۝

یہ ایک خاص بات بیان فرمائی ہے۔ قرآن شریف میں یہ تو اکثر آیا ہے کہ کتب اللہ لیکن اس طرح کم آیا ہے کہ انزلہ الیکم یہ خاص توجہ دلانے کے لئے ہے کہ یہ تمہارے لئے اللہ کیطرف سے حکم نازل ہوا ہے۔ یوں تو سارا قرآن ہی اللہ کیطرف سے اُترا ہے لیکن اس بات پر خاص زور دیا گیا ہے۔ کہ اگر تم تقوےٰ اختیار کرو گے یعنی میاں کو جو بیوی کے قصور اور گناہ معلوم ہیں ان کو معاف کر دیگا۔ اور بیوی کو میاں سے جو شکایتیں ہیں وہ ان کو چھوڑ دیگی۔ اور ایک دوسرے کی کمزوریوں کو دیکھ کر درگذر کرو گے تو اللہ تعالےٰ تمہارے گناہوں کو ڈھانپ دے گا اور اس کے بدلے میں بڑا اجر دیگا +

اَسْكِنُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنْتُمْ مِّنْ وُّجْدِكُمْ وَلَا تُضَآرُّوْهُنَّ لِتُضَيِّقُوْا عَلَيْهِنَّ ؕ

جن عورتوں کو طلاق دیدو۔ انکی عدت کے گذرنے تک ان کو وہاں رکھو۔ جہاں تم رہتے ہو۔ اپنے مقدور کے مطابق۔ اور ان کو ایذا نہ دو۔ بعض شریر آدمی تنگ کرنے کے لئے عورت کو طلاق دیدیتے ہیں۔ پھر رجوع کر لیتے ہیں پھر طلاق دیدیتے اور اس طرح نہ اس کو علیحدہ کرتے ہیں نہ بساتے ہیں۔ خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ تُضَآرُّوْهُنَّ تنگ نہ کرو ان کو +

وَاِنْ كُنَّ اُولَاتِ حَمْلٍ فَاَنْفِقُوْا عَلَيْهِنَّ حَتّٰى يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ۚ فَاِنْ اَرْضَعْنَ لَكُمْ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ ۚ وَاْتَمِرُوْا بَيْنَكُمْ بِمَعْرُوْفٍ ۚ

اگر وہ حاملہ ہوں۔ تو حمل کے وضع ہونے تک ان کو خرچ دو۔ اگر وہ حمل کے وضع ہونے کے بعد تمہارے لئے دودھ پلائیں تب بھی ان کو اجر دو۔ اور اس بات کا فیصلہ آپس میں معروف کے مطابق کر لو کہ اتنا خرچ ہوگا۔ اور یہ دیا جائے گا (۲) اس کے یہ بھی معنی ہیں کہ بچے کے متعلق ایک دوسرے کو نیک مشورہ دیتے رہو +

وَاِنْ تَعَاسَرْتُمْ فَسَتُرْضِعُ لَهٗۤ اُخْرٰى ؕ ۝

اور اگر تم آپس میں سختی سے کام لو۔ تو بچے کو کوئی اور عورت دودھ پلائے۔ تَعَاسُر کے معنے آپس میں ایکدوسرے سختی کرنیکے بھی ہیں +

لِيُنْفِقْ ذُوْ سَعَةٍ مِّنْ سَعَتِهٖ ؕ

اگر کوئی کشائش والا ہو تو کشائش سے خرچ کرے ایسا نہ ہو کہ خود تو وہ لکھ پتی ہو۔ اور عورت کو دو تین روپے خرچ کے لئے دیدیا کرے +

وَمَنْ قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهٗ فَلْيُنْفِقْ مِمَّاۤ اٰتٰىهُ اللّٰهُ ؕ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا مَاۤ اٰتٰىهَا ؕ

اور اگر کسی کو تنگی ہے تو جس قدر خدا نے اس کو دیا ہے اسی کے مطابق وہ عورت کو دے اللہ تکلیف میں کسی کو نہیں ڈالتا۔ اتنا ہی حکم دیتا ہے جتنا کسی کو اس نے دیا ہے +

سَيَجْعَلُ اللّٰهُ بَعْدَ عُسْرٍ يُّسْرًا ۝

اگر تم خدا کے لئے تنگی کو برداشت کرو گے تو اس تکلیف کے بعد وہ تمہارے لئے آسانی پیدا کر دے گا +

رکوع دوم

۲۵-اپریل ۱۹۱۴ء

کوئی شخص دنیا میں بادشاہ کے حکم کا انکار نہیں کرتا۔ اور نہ اس کا مقابلہ کر سکتا ہے اور جو کوئی کرتا ہے وہ تباہ و برباد ہو جاتا ہے۔ بادشاہ تو الگ رہا اس کے ادنیٰ ادنیٰ ملازمین کا کوئی مقابلہ نہیں کرتا۔ تحصیل کا چپڑاسی یا گاؤں کا نمبردار جو حکم لائے وہ بھی لوگوں کو ماننا پڑتا ہے۔ اگر کوئی نمبردار کا مقابلہ کرے تو وہ اس گاؤں میں آرام سے نہیں رہ سکتا۔ اور اگر پٹواری کی حکم عدولی کرے۔ تو وہ اسکی زمینوں کو تباہ کر دیتا ہے۔ اور لوگوں کے اس کی زمین پر ایسے حقوق پیدا کرا دیتا ہے کہ وہ اس سے چھین لیتے ہیں بعض دفعہ ایسا بھی ہوا ہے کہ ایک پٹواری سے کسی شخص کی لڑائی ہو گئی اور اس نے اسے ایسا نقصان پہنچایا کہ غلط اندراجات سے اسکی جائداد ہی تباہ کر دی شریر لوگ ایسا کر لیتے ہیں گو بعد میں سزا ہی پائیں افسر تو الگ رہے بعض دفعہ تو اپنے ماتحت بھی مخالف ہو کر سخت دُکھ کا باعث ہو جاتے ہیں + ایک نمبردار احمدی ہو گیا تھا۔ اس وجہ اس کی رعایا نے اس سے ہر ایک قسم کے تعلق قطع کر لئے حتیٰ کہ چوہڑوں نے پاخانہ اُٹھانا چھوڑ دیا۔ سقوں نے پانی بھرنا ترک کر دیا۔ نمبردار صاحب کو یہ سب کام خود کرنے پڑتے تھے۔ لیکن انھوں نے کسی کی پرواہ نہ کی +

اگر گاؤں کا نمبردار مخالف ہو جائے۔ تو گاؤں میں رہنا مشکل ہو جاتا ہے۔ اور اگر تحصیلدار مخالف ہو جائے تو اس تحصیل میں رہنا مشکل ہوتا ہے اور اگر ڈپٹی کمشنر سے مخالفت ہو جائے تو اس ضلع میں رہنا آسان نہیں۔ اور اگر لفٹنٹ گورنر سے مخالفت ہو۔ تو اس صوبہ میں رہائش کی کوئی صورت نہیں ہو سکتی۔ پھر اگر بادشاہ سے مخالفت ہو۔ تو اس ملک میں ہی رہنا ناممکنات سے ہو جاتا ہے۔ لیکن اس میں پھر بھی یہ گنجایش ہوتی ہے کہ اگر ایک گاؤں میں تکلیف ہے تو دوسرے میں چلا جاتا ہے یا اگر ایک ملک میں رہنا مشکل ہے تو کسی اور ملک کی راہ اختیار کر لی جاتی ہے۔ پولٹیکل مجرم ایک گورنمنٹ سے دوسری گورنمنٹ میں جان بچانے کے لئے چلے جاتے ہیں اور اگر تمام دُنیا کا ایک ہی بادشاہ ہوتا۔ تب بھی بہت سی ایسی جگہیں تھیں۔ جہاں لوگ چھپ کر گذارہ کر سکتے تھے جیسا کہ لوگ بھیس بدل کر اپنے ملکوں میں رہتے ہیں۔ اور ان کا پتہ معلوم نہیں ہو سکتا۔ یا پہاڑوں اور جنگلوں میں چلے جاتے ہیں۔ لیکن خدا کا مقابلہ کرنے والا کسی جگہ نہیں چھپ سکتا۔ جنگلوں میں ہو یا غاروں میں۔ میدانوں میں ہو یا پہاڑوں میں دشتوں میں ہو یا بیابانوں میں غرضیکہ جہاں کہیں بھی کوئی ہو۔ خدا سے چھپ نہیں سکتا اور نہ وہ اللہ کے عذاب سے بچ سکتا ہے +

وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ عَتَتْ عَنْ اَمْرِ رَبِّهَا وَرُسُلِهٖ فَحَاسَبْنٰهَا حِسَابًا شَدِيْدًا ۙ وَّعَذَّبْنٰهَا عَذَابًا نُّكْرًا ۝

کتنی بستیاں ایسی تھیں۔ جنھوں نے اللہ کی باتوں کا انکار کیا۔ اور اس کے رسول کے حکموں کو نہ مانا۔ پس اللہ نے بڑا سخت حساب ان سے لیا اور بڑا سخت عذاب ان کو دیا +

لوگوں نے مسئلہ طلاق پر بڑے بڑے اعتراض کئے کہ اس میں یہ نقص ہے یہ خرابی

ہے لیکن خداوند تعالیٰ نے اس کے بدلے ان کو ایسے عذاب میں مبتلا کیا کہ مجبوراً انھیں طلاق کو صحیح ماننا پڑا۔ اور اس کو رائج کرنے کے بغیر کوئی چارہ نہ دیکھا۔ اور اپنے عمل سے ثابت کردیا کہ خدا کا حکم ہی ٹھیک ہے اور ہم نے صرف بکواس کی تھی۔ وہ قومیں جو ذرا ذرا سی بات پر طلاق کو جائز رکھتی تھیں یا جن میں طلاق سوائے عورت کے زنا کرنے کے ہو ہی نہیں سکتی تھی۔ ایسی عذاب میں گرفتار ہوئیں کہ تنگ آگئیں۔ میں نے پچھلے دنوں ایک اخبار میں پڑھا ہے کہ امریکہ میں ایک عورت نے ۱۲ خاوندوں سے طلاق لی ہے اور طلاق لینے کی وجوہات بھی عجیب در عجیب لکھی ہیں۔ مثلاً یہ کہ میں چونکہ ناول لکھ کر شائع کرنا چاہتی ہوں اور میرا خاوند مجھے شائع نہیں کرنے دیتا۔ اس لئے مجھے طلاق ملنی چاہیئے۔ پس اس پر جج نے فیصلہ کردیا۔ کہ ہاں طلاق ہونی چاہیئے۔ بالکل طلاق نہ دینے والے ایسی ایسی سخت خطرناک بیماریوں میں مبتلا ہوئے کہ انھیں طلاق کے لئے قانون بنانا پڑا ✤

فَذَاقَتْ وَبَالَ اَمْرِهَا وَكَانَ عَاقِبَةُ اَمْرِهَا خُسْرًا ٥	خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ چونکہ انھوں نے ہمارے حکم کی مخالفت کی تھی۔ اس لئے ان کو اس کے بدلے

عذاب چکھنا پڑا۔ یہ ایک پیشگوئی تھی۔ کہ جو قوم مسئلہ طلاق سے جو کہ اسلام نے پیش کیا ہے انکار کریگی وہ دُکھ پائے گی۔ دیکھو اہل یورپ نے اعتراض کر کے دُکھ پایا۔ اور پہلے جس مُنہ سے اعتراض کرتے تھے۔ اسی سے اس کو درست بتلا کر ان کو شرمندہ ہونا پڑا ✤

ایک ہائی کورٹ کے جج کی نوٹ بک سے کسی شخص نے نقل کر کے شائع کیا تھا کہ اسلام کا طلاق کا مسئلہ بہت درست مسئلہ ہے وہ لکھتا ہے میں حیران ہوں کہ جب ایک مرد اور عورت اپنی رضا مندی سے مل سکتے ہیں تو کیوں علیحدہ ہوتے وقت ایک دوسرے کے حقوق کو مدنظر رکھ کر علیحدہ نہیں ہوسکتے ✤

اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا ۙ فَاتَّقُوا اللّٰهَ يٰۤاُولِى الْاَلْبَابِ ۚ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۚ	ان لوگوں کے لئے خدا نے سخت عذاب تیار کیا ہے۔ پس تم تقویٰ اختیار کرو

اے دانا لوگو جو ایمان لاچکے ہو یعنی خدا نے جو شرائط طلاق کے لئے بیان فرمائے ہیں۔ ان کو پورا کرو۔ تاکہ تم عذاب سے بچ جاؤ ✤

قَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكُمْ ذِكْرًا ۙ رَّسُوْلًا يَّتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ مُبَيِّنٰتٍ لِّيُخْرِجَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ؕ	اے مومنو! اللہ تعالےٰ نے تو تمہارے لئے سامان شرف اُتارا ہے اور وہ ہمارا رسول ہے

جو تم پر ہماری آیات پڑھتا ہے جو ہر ایک امر کو کھولنے والی ہیں تاکہ وہ تم کو قسم قسم کی ظلمات سے نکال کر نور کیطرف لیجائے۔ یہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی کام تھا کہ ان لوگوں کو جو اپنی خیالی شریعتوں اور خیالی ڈھکوسلوں پر مصر ہو رہے تھے اللہ تعالیٰ کی بھیجی ہوئی پاک شریعت پر چلا دیا شریعت اسلامیہ سے پہلے جسقدر قانون رائج تھے ان سب کی بنا ظنیات پر تھی اسلام نے آکر حقیقی ترقی کا راہ بتایا۔ اور نور یعنی روشنی کی طرف لوگوں کو ہدایت کی اور وہ علی وجہ البصیرت اللہ تعالےٰ کے احکام پر عامل ہوگئے۔ اور جن لوگوں نے ان قوانین کو نہ مانا وہ اب تجربہ کے بعد اس طرف آرہے ہیں ✤

ہمارے مخالف نزول مسیح پر بڑی بڑی بحثیں کرتے ہیں لیکن مجھے تعجب آتا ہے کہ بحث کرنے کی یہ بات ہی کونسی ہے اس کا تو قرآن نے کئی جگہ فیصلہ کردیا ہوا ہے۔ قَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكُمْ ذِكْرًا اللہ نے تمہاری طرف ذکر اُتارا اور ذکر سے مُراد رسول ہے۔ اور ساتھ اس کا کام بتایا کہ وہ اللہ کی آیات تم پر پڑھتا ہے تو کیا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم آسمان سے اُترے تھے ✤ زمین سے کسی چیز کے نکلنے کو بھی نزول کہتے ہیں۔ مثلاً عربی زبان میں تنزل السماء کے معنے خروج النبات یعنی کھیت نکل آیا کے بھی کئے ہیں۔ نزول کے معنے بہت وسیع ہیں۔ لیکن لوگ کوتاہی عقل اور علم عربی کی ناواقفیت کی وجہ سے اس کے معنے آسمان سے اُترنے کے ہی سمجھ بیٹھے ہیں ✤

جاہل اور کم سمجھ لوگوں کو تماشہ دیکھنے کا بڑا شوق ہوتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جن دنوں گورداسپور مقیم تھے۔ میں وہاں کی لائبریری میں اخبار پڑھنے کے لئے جایا کرتا تھا۔ ایک دن ہم چند آدمی وہاں بیٹھے ہوئے اخبار پڑھ رہے تھے کہ ایک بوڑھا آدمی بڑی لمبی اور سفید ڈاڑھی والا سر پر عمامہ رکھے اور جبہ پہنے ہوئے بھاگا ہوا آیا۔ اور ہم سے پوچھنے لگا۔ کہ یہاں سے تم نے بندر والے کو گزرتا ہوا تو نہیں دیکھا مجھے اسوقت بڑا تعجب ہوا کہ یہ آدمی معلوم تو قاضی القضاۃ ہوتا ہے لیکن بندر کو دیکھنے کے لئے اس قدر بیتاب ہے کہ دوڑتے دوڑتے سانس بھول گیا ہے مجھے یہ یاد نہیں کہ ہم نے اس کو کیا جواب دیا لیکن وہ جواب سنکر پھر اسی طرح بڑے زور سے دوڑتا ہوا بندر والے کی تلاش میں چلا گیا۔ وہ لوگ جو مسیح کے آسمان سے اُترنے کے منتظر ہیں۔ انکی سوائے تماشہ دیکھنے کے اور کوئی غرض نہیں وہ صرف یہ دیکھنا چاہتے ہیں کہ آسمان سے مسیح دو فرشتوں کے کندھوں پر اُترے گا۔ اور ہم یہ عجیب نظارہ دیکھینگے ✤

جن کی نظریں گندی اور ناپاک ہوتی ہیں۔ وہ ہر ایک بات خواہ وہ مذہبی ہو یا دنیوی اس کو تماشہ کے رنگ میں دیکھنا چاہتے ہیں۔ مسلمان جسقدر اسلام سے دُور ہوتے گئے اتنی ہی بیہودہ اور لغو باتیں بناتے گئے ✤ حضرت عمر رضی اللہ عنہ رسول کریم کے سامنے قسم اُٹھا کر کہتے ہیں کہ ابن صیاد دجال ہے حالانکہ وہ کانا نہ تھا۔ اور نہ اس کے پاس کوئی عجیب و غریب گدھا تھا لیکن رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی تردید نہیں فرمائی بلکہ ایسا جواب دیا جس سے معلوم ہوتا تھا کہ ممکن ہے یہ ہو ممکن ہے یہ نہ ہو۔ اب لوگ کہتے ہیں کہ جب تک کوئی کانا دجال ایسے گدھے پر جس کے اتنے اتنے لمبے کان ہوں۔ سوار ہو کر نہ آئے ہم دجال نہیں مانتے ✤

یہ لوگ مسیح کو مسیح کر کے اور دجال کو دجال کر کے نہیں مانتے بلکہ تماشہ دیکھنے کے شائق ہیں۔ یہ قوم کے گرنے اور تباہ ہونے کے نشانات ہیں۔ مسلمانوں میں تعویذ۔ گنڈے اور اسی قسم کی اور لغو باتیں تماشہ بینوں ہی کی ایجاد ہیں۔ جب کوئی قوم تباہ ہونے لگتی ہے۔ تو وہ حقیقت کو چھوڑنا شروع کردیتی ہے ✤

وَمَنْ يُّؤْمِنْ بِاللّٰهِ وَيَعْمَلْ صَالِحًا يُّدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا اَبَدًا ؕ	اور جو حقیقت پر قائم ہوتے ہیں یعنی جو ایمان لائے اللہ پر اور

نیک کام کئے۔ ان کو اللہ بہشتوں میں داخل کرے گا۔ جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں اور وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے ✤

قَدْ اَحْسَنَ اللّٰهُ لَهٗ رِزْقًا ٥	(۷) اللہ نے ان کو اچھی طرح رزق دیا۔ وہ رزق جو کہ

نہ اتنا کم ہو کہ انسان بے ایمان ہو جائے۔ اور نہ اتنا زیادہ ہو کہ انسان متکبر ہو کر خدا کو چھوڑ دے ✤

اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَّمِنَ الْاَرْضِ مِثْلَهُنَّ ؕ	اللہ وہ ہے جس نے بنایا سات آسمانوں اور سات زمینوں کو۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ

نے اسکے معنے یہ کئے ہیں کہ سات زمین ساتھ ساتھ ہی ہیں اور درمیان میں سمندر ہیں۔ ان معانی کے لحاظ سے تو صاف بات ہے جغرافیہ دانوں نے بھی زمین کے سات ہی حصے کئے ہیں پھر اس لئے بھی کہ اس جگہ ہی سات زمینوں کا ذکر ہے۔ ورنہ ہر جگہ قرآن میں ایک ہی زمین کا ذکر آیا ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک ہی زمین کے سات حصے ہیں ✤ اور اگر سات زمینیں اور سات آسمان ہوں تو اس میں کیا حرج ہے سائنس دانوں نے اب ایسے ستارے معلوم کئے ہیں کہ جنکی روشنی لاکھوں سال کے بعد ہم تک پہنچ سکی ہے۔

421

الفضل

قادیان دارالامان ۔ ۶ ۔ مئی ۱۹۱۴ء بروز بدھ

مسیح موعود نبی اللہ

حدیث میں مسیح موعود کو صریح طور پر نبی اللہ پکارا گیا ہے ۔ مگر پھر بھی پیامی بزرگ آپ کی نبوۃ سے انکاری ہیں ۔ خدا تعالیٰ نے اپنے کلام میں نبی سے خطاب کیا ۔ رسول اللہ نے آپ کو نبی اللہ فرمایا ۔ خود مسیح موعود نے پکار پکار کر کہا ۔ ان اللّٰہ سمانی نبیا بوحیہ (الاستفتاء صفحہ ۱۶) کہ اللہ نے میرا نام اپنی وحی سے نبی رکھا تو پھر ہم کیونکر انکار کر سکتے ہیں ۔

البتہ یہ صحیح ہے کہ نہ تو آپ صاحب شریعت تھے نہ آپ کی نبوت براہ راست تھی ۔ چونکہ عام طور پر نبی کا مفہوم یہی سمجھا جاتا ہے جو اوپر بیان ہوا اسلئے آپنے لوگوں کو مغالطہ سے بچانے کے لئے کئی بار سمجھایا اور اپنے آخری خط مورخہ ۲۳ ۔ مئی میں بھی لکھا کہ :۔

"یہ الزام جو میرے ذمے لگایا جاتا ہے کہ گویا میں ایسی نبوۃ کا دعوے کرتا ہوں جس سے مجھے اسلام سے کچھ تعلق نہیں رہتا اور جس کے یہ معنے ہیں کہ میں **مستقل طور پر** اپنے تئیں ایسا نبی سمجھتا ہوں کہ قرآن شریف کی پیروی کی کچھ حاجت نہیں رکھتا ۔ اور اپنا علیحدہ کلمہ اور علیحدہ قبلہ بناتا ہوں اور شریعت اسلام کو منسوخ کی طرح قرار دیتا ہوں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء اور متابعت سے باہر جاتا ہوں یہ الزام صحیح نہیں ہے بلکہ ایسا دعوےٰ نبوت کا میرے نزدیک کفر ہے ۔"

مندرجہ بالا عبارت سے آپ پر واضح ہو گیا ہو گا کہ **مستقل نبوت** آپ اسے سمجھتے تھے کہ کوئی علیحدہ کلمہ اور علیحدہ قبلہ بنائے ۔ اور شریعت اسلام منسوخ کی طرح قرار دے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء اور متابعت سے باہر جائے پس اس نبوت کا آپنے دعوےٰ نہیں کیا ۔ اور ہم بھی ایسی نبوت کے قائل نہیں اسی طرح انجام آتھم میں **حقیقی طور پر** دعوے نبوت کا یہ نشان ٹھہرایا ہے کہ :۔

"غالباً ایسا شخص اپنا کوئی نیا کلمہ بنائیگا اور عبادات میں کوئی نئی طرز پیدا کریگا اور احکام میں کچھ تغیر و تبدل کر دیگا ۔"

اور سراج منیر میں فرمایا :۔

"حقیقی سے معنے مراد نہیں جو صاحب شریعت سے تعلق رکھتے ہیں ۔"

الغرض اگر آپنے فرمایا کہ میں مستقل نبی نہیں یا میری نبوت اصلی یا حقیقی نہیں تو اس سے مراد یہ ہے (جیسا کہ تشریحات بالا سے ثابت ہے) کہ میں صاحب شریعت نبی نہیں اور میری نبوت براہ راست یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء و متابعت سے الگ ہو کر نہیں چنانچہ ایک غلطی کے ازالہ میں فرمایا :۔

"اور جس جس جگہ میں نے نبوت یا رسالت سے انکار کیا ہے صرف ان معنوں سے کیا ہے کہ میں مستقل طور پر کوئی شریعت لانیوالا نہیں ہوں اور نہ میں **مستقل طور پر** نبی ہوں ۔"

در نفس نبوت میں دیگر انبیاء کے مقابلہ میں کوئی فرق نہیں ہاں آپ کی نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فیض سے تھی اور اگلے انبیاء تشریعی ہوں یا غیر تشریعی ۔ براہ راست نبوت پاتے تھے اس واسطے اسبات کے اظہار کے لئے آپنے اپنے آپ کو کبھی ظلّی نبی فرمایا کبھی **اُمتی نبی اور کبھی بروزی** ۔ یہ الفاظ نفس نبوت میں قادح نہیں بلکہ نبوت کی شان کو دوبالا کرتے ہیں کیونکہ مسیح موعود کی نبوت جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فیض سے ملی ہے وہ ایسی اعلیٰ ہے کہ آپ اس کی وجہ سے بعض انبیاء سے افضل ہیں اور آپ کا دعویٰ ہے (جیسا کہ پیام نے بھی مان لیا) کہ مسیح بن مریم (علیہ السلام) میں تمام شان سے بڑھ کر تھے اس تشریح کو مدنظر رکھ کر آپ منکران نبوت مسیح موعود کے تمام حوالے پڑھ جائیں ۔ ہم ہمارے پیشوا حضرت فضل عمر رض ہرگز ہرگز مسیح موعود کی مستقل و حقیقی یعنی تشریعی اور بدون فیض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نبوت کے قائل نہیں

کتاب کا حوالہ دینے میں خیانت

ناظرین الفضل کو یہ بھی خیال رکھنا چاہیئے کہ پیامی جو حوالہ دیں وہ اصل کتاب سے بھی دیکھ لیا کریں مثلاً استفتاء کا حوالہ دیا ہے ۔

فلیس حق احد ان یدعی النبوۃ بعد سولنا المصطفیٰ

صرف اتنا فقرہ پڑھ کر واقعی وہم گذرتا ہے کہ کسی قسم کی نبوۃ کا دعوے بھی حضرت محمد مصطفےٰ کے بعد جائز نہیں ۔ مگر جب آپ اصل کتاب کھولکر دیکھیں گے تو وہاں لکھا ہوا پائیں گے :۔

فلیس حق احد ان یدعی النبوۃ بعد سولنا المصطفیٰ علے الطریقۃ المستقلۃ

یعنی مستقل طور پر (اس کے معنے اوپر لکھے جا چکے ہیں) نبوت کے دعوے کا دعویٰ جائز نہیں ۔ علی الطریقۃ المستقلۃ اسی فقرہ کا ایک حصہ تھا جو پیامی منکر نبوت مسیح موعود نے نہ لکھا اور مطلب کچھ سے کچھ بنگیا

کیا اس نبوت سے مراد صرف صوفیانہ اصطلاح تھی

یہ بھی غلط ہے کہ مسیح موعود کی نبوۃ صرف ایک صوفیانہ اصطلاح تھی کیونکہ اگر یہ صحیح ہے تو پھر آپ حقیقۃ الوحی میں ہرگز نہ فرماتے کہ "پس اس وجہ سے نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا اور دوسرے **تمام** لوگ اس نام کے مستحق نہیں ۔" اور یہ بھی غلط ہے کہ آپکو صرف نبی پکارنا جائز نہیں کیونکہ اللہ تعالےٰ نے آپکو یاایھا النبی سے نبی پکارا حضرۃ رسول کریم نے نبی اللہ پکارا پھر آپنے اپنی تصانیف میں بار بار اپنے آپکو نبی لکھا اور فرمایا "اور جبکہ خود خدا تعالیٰ نے یہ نام میرے رکھے ہیں تو میں کیونکر رد کروں ۔" (غلطی کا ازالہ) اور حقیقۃ الوحی میں فرمایا "کہ آنحضرت ص کی اُمت میں سے ایک شخص پیدا ہو گا جو عیسیٰ اور ابن مریم کہلائیگا اور نبی کے نام سے موسوم کیا جائیگا ۔" اور اپنے آخری خط میں لکھتے ہیں :۔

"جس حالت میں خدا میرا نام نبی رکھتا ہے تو میں کیونکر انکار کر سکتا ہوں میں اس پر قائم ہوں اس وقت تک کہ دنیا سے گذر جاؤں ۔"

ایک اور مطالبہ

ہم سے پوچھا گیا ہے کہاں حضرت اقدس نے فرمایا ۔ میں نبی نہیں ہوں اور کہاں فرمایا میں نبی ہوں ۔ یہ عجیب سوال ہے حالانکہ آپ خود ایسے حوالے پیش کر رہے ہو کہ آپ اپنی نبوت سے انکار کرتے تھے دور کیوں جائیں اسی حقیقۃ الوحی میں لکھا ہے (صفحہ ۱۴۹)

"اسی طرح اوائل میں میرا یہی عقیدہ تھا کہ مجھ کو مسیح بن مریم سے کیا نسبت ہے وہ نبی ہے اور خدا کے بزرگ مقربین میں سے ہے ۔"

وہ نبی ہے سے صاف ظاہر ہے کہ آپ اوائل میں اپنے آپ کو نبی نہیں سمجھتے تھے ورنہ یہ کہنے کے کیا معنے کہ مجھ کو مسیح بن مریم سے کیا نسبت ۔ حالانکہ ایک نبی کو دوسرے نبی سے ضرور نسبت ہوتی ہے پھر آگے چلکے فرماتے ہیں :۔

"مگر بعد میں جو خدا تعالےٰ کی وحی بارش کی طرح میرے پر نازل ہوئی اس نے مجھے اس عقیدہ پر قائم نہ رہنے دیا اور صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا مگر اس طرح سے کہ ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے اُمتی ۔"

صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا ۔ اس فقرہ سے صاف ظاہر ہے کہ آپ کا جو عقیدہ تھا کہ مجھ کو مسیح بن مریم سے کیا نسبت ہے وہ صرف اس لئے تھا کہ آپ اپنے آپکو نبی نہیں سمجھتے تھے ۔ ورنہ اپنے آپ کو نبی مان کر پھر مسیح سے افضل ہونے میں آپ کو کوئی انکار نہیں ہو سکتا تھا کیونکہ تلک الرسل فضلنا بعضھم علےٰ بعض کے ماتحت ایک نبی دوسرے سے افضل ہو سکتا ہے اور آپ کا یہ فرمانا کہ "ایک پہلو سے اُمتی" بھی ہونے میں قادح نہیں بلکہ یہ اس لئے ہے کہ لوگ اپنی اصطلاح میں اُسے نبی سمجھتے ہیں جو صاحب شریعت ہو یا براہ راست ۔ آپنے فرمایا میں "ویسا نبی نہیں" ۔ حضرت اقدس ایک امر کے بارے میں پہلے لکھ چکے ہیں کہ میں نے خدا کی وحی کو ظاہر پر حمل کرنا نہ چاہا بلکہ اس وحی کی تاویل کی اور اپنا اعتقاد وہی رکھا جو عام مسلمانوں کا تھا ۔ اب لکھتے ہیں :۔ اسی طرح اوائل میں

جس سے صاف ظاہر ہے کہ براہین میں آپ کی نسبت رسول و نبی کے الفاظ موجود ہیں مگر آپنے اس وحی کی تاویل کی ❖

دوم۔ مسیح سے افضل ہونے کی دلیل میں یہی فرمایا کہ صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا۔ یہ نہ فرمایا کہ جب جیریح لفظوں سے مجھے مسیح سے افضل قرار دیا گیا اور قصہ مختصر

مسیح موعود کا ماننا ضروری

جب آپ نبی ثابت ہوئے تو آپ کا ماننا بھی جزو ایمان ہوا۔ ازالہ میں جو آپ نے فرمایا اس کے بارے میں ہم اشارۃً پہلے بھی لکھ چکے ہیں کہ مسیح کے نزول کی پیشگوئی اور چیز ہے اور اس پیشگوئی کا مصداق ظاہر ہو جانا اور پھر اس کا ماننا اور چیز۔ جب تک مسیح کے نزول کی پیشگوئی تھی اسے حقیقت اسلام سے تعلق نہ تھا۔ لیکن جب مسیح نبی اللہ نازل ہوا تو پھر اس پر ایمان لانا ایسا ہی واجب ہوا جیسا اور نبیوں پر۔ مشکوٰۃ کی پہلی حدیث میں ما الایمان کے ذیل میں تمام نبیوں پر ایمان لانا جزو ایمان قرار دیا گیا ہے۔ اسی واسطے آپنے معیار الاخیار میں الہاماً فرمایا:۔

"کہ جو شخص تیری پیروی نہیں کریگا۔ اور تیری بیعت میں داخل نہیں ہو گا اور تیرا مخالف رہیگا وہ خدا اور رسول کی نافرمانی کرنے والا اور جہنمی ہے"

اور یہی وجہ ہے کہ خلیفۃ المسیح نے فتوے دیا کہ مسیح ناصری کا منکر جس فتوے کا مستحق ہے اس سے بڑھ کر مسیح مہدی کا منکر ہے اور ۱۹۱۲ء میں فرمایا کہ اگر خدا تعالیٰ کا کلام برحق ہے تو مسیح موعود کے ماننے کے بغیر نجات نہیں ❖

Digitized by Khilafat Library

جناب مولوی محمد علیصاحب کی توجہ کے لایق

مخدومی جناب مولانا مولوی محمد علیصاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ میں حاضر ہو کر بالمشافہ ان باتوں کی نسبت کچھ دریافت کرنا چاہتا تھا لیکن ربخ میں بدگمانی غالب ہوتی ہے اس لئے حسن نیت سے بذریعہ اخبار ہذا ملتمس ہوں کہ جناب از راہ شفقت میری گذارش کو قبول فرما کر جواب سے سرفراز فرمائیں۔ وعلی اللہ اجرکم۔ والسلام خاکسار فضل الدین مختار عدالت بٹالہ

چند دریافت طلب باتیں

(۱) الوصیت میں قدرت ثانی سے کیا مراد ہے جو کہ دائمی ہو گی

(۲) مسیح موعود کے بعد سوائے اس ایک خاص وجود کے جس کا وعدہ حضرت نے الوصیۃ میں دیا ہے۔ کوئی جائز خلیفہ ہماری جماعت میں قیامت تک الوصیت کی موجودگی میں ہو سکیگا یا نہیں ❖

(۳) شرعاً خلیفے کے واسطے منصوص ہونا کہاں لکھا ہے جو بار بار زور دیا جاتا ہے کہ حضرت صاحب نے اپنے بعد خلفاء کے ہونے کی الوصیت میں تصریح نہیں فرمائی۔ کیا جب تک کوئی مامور اپنے جانشین کے واسطے بالتصریح نہ لکھ دیا جاوے اس کا کوئی جانشین مقرر نہیں ہو سکتا ❖

(۴) انجمن کے جانشین مقرر ہونے کے بعد اگر خلافت کا مسئلہ الوصیۃ کے خلاف ہے اور در حقیقت الوصیت میں کسی خلیفہ کے وجود کا اشارہ نہیں تو کیا باوجود انجمن کے جانشین ماننے کے بھی احمدی دوبارہ سہ بارہ کسی امام کی بیعت کر سکتے ہیں یا نہیں جو وہ نہ ہو جس کی خبر حضرت نے دی ہے ❖

اگر آج تک ایک غیر مامور شخص کے ہاتھ پر بیعت کیجاتی ہو بوقت بیعت خیالات۔ عقائد۔ آراء میں پورا پورا اتحاد ہے تھوڑے دن کے بعد اس رنگ کے اختلاف پیش آتے ہیں جو اب ہماری جماعت کے دو گروہوں میں پائے جاتے ہیں اس وقت ایک خیال کے حامی کو دوسرے خیال کے حامی سے بیعت توڑ دینی ہوگی یا بیعت کو قائم کر اپنے خیالات کو اس غیر مامور شخص کے حکم کے ماتحت دل میں چھپائے رکھنے کا طریق اختیار کرنا پڑے گا ❖

(۵) اگر الوصیت میں خلافت کا ذکر نہیں تھا تو حضرت مولوی نورالدین صاحب (اعلی اللہ مقامہ) نے اپنے جانشین کے لئے جب وصیت کی تو آپ لوگوں نے اس وقت کیوں اس اشتباہ کو دور نہیں کرایا جس آپ صاحبان کو علم تھا کہ اس کی بناء پر بعض دوسرے لوگ الوصیت کی خلافت کے سلسلہ کو قائم کر رہے ہیں حالانکہ آپ ہی نے وصیت کو پڑھا اور آپ ہی کو حضرت خلیفۃ المسیح نے یہ بھی فرمایا کہ کوئی ضروری بات تو نہیں رہ گئی ❖

(۶) اس بات کی کیا سند ہے کہ جب تک کسی شخص پر کل قوم کا اتفاق نہ ہو جاوے اسوقت تک اس کی خلافت کو خلافت صحیحہ نہیں کہہ سکتے نیز کیا یہ بات درست نہیں کہ حضرت مولوی نورالدین صاحب کی خلافت کا بھی ایک حصہ جماعت منکر تھا۔ پشاور۔ سیالکوٹ اور بعض دیگر مقامات میں ایسے آدمیوں کو میں خود جانتا ہوں پھر اظہار الحق نے (جسمیں حضرت مولویصاحب کی خلافت سے صاف صاف انکار تھا) لکھا ہے کہ خدا کے فضل سے تمام نو تعلیمیافتہ گروہ کو اور نیز دیگر بزرگان سلسلہ کو اس تحریک سے پوری پوری ہمدردی ہے جونہی کہ جماعت کے سمجھدار طبقے کی رائے معلوم ہو جائے گی اسی وقت مناسب کارروائی بزرگان سلسلہ کی حسب ہدایات عمل میں لائی جاویگی۔ مولوی یار محمدؐ اور عبد اللہ تماپوری کے طرز کے لوگ علاوہ تھے۔ تو کیا بوجہ کل قوم کے اتفاق کے نہ ہونے کے خلیفۃ المسیح کی خلافت بھی ناجائز تھی یا جائز ؟

(۷) کبھی حضرت مرزا صاحب نے بر رنگ تعلیم یہ بات فرمائی ہے کہ میرے بعد خلفاء کا سلسلہ نہ ہو گا ❖

(۸) حضرت صاحب کی وہ تحریر جو ۲۷۔ اکتوبر ۱۹۰۷ء کی ہے اور جس کا فوٹو آپنے شائع فرمایا ہے۔ کیا وہ وصیت کا رنگ رکھتی ہے جس کی نسبت قرآن مجید کی وعید فمن بدلہ بعد ما سمعہ فانما اثمہ علی الذین یبدلونہ وارد ہے یا وہ تحریر ایک رائے کا اظہار ہے ❖

(۹) آپنے حضرت اقدس کی جس تحریر کا فوٹو شائع فرمایا ہے گو اس میں کسی انجمن کا نام نہیں لکھا ہے مگر رسالہ الوصیۃ سے صاف پایا جاتا ہے کہ وہ انجمن جو خدا کے مقرر کردہ خلیفہ کی جانشین ہے وہ مجلس کارپردازان مصالح قبرستان ہے۔ کیا صدر انجمن یا مجلس معتمدین اسی انجمن مصالح قبرستان کا دوسرا نام ہے یا یہ کوئی الگ انجمن ہے یہ کب بنائی گئی ہے اور اس کے کیا واقعات ہیں اور اس تبدیلی کی کیا ضرورت پیش آئی تھی اور کیا یہ درست ہے (جیسا کہ مولوی صدر الدین صاحب نے پیام ۱۸ میں لکھا ہے) کہ صدر انجمن کو حضرت صاحب نے الہام الٰہی سے قائم کیا تھا۔ اور یہی انجمن خدا کے مقرر کردہ خلیفہ کی جانشین ہے ❖

(۱۰) کیا آپ یقین کرتے ہیں کہ کسی کے زیر اقتدار رہنے کے سوا یہ انجمن جو اس وقت بقول آپ کے اپنی بنیاد دین اکھیڑ کر اپنے آپ کو خود ہلاکت اور تباہی کے گڑھے میں گرا رہی ہے یہ اس لایق ہو سکتی ہے کہ قوم کے شیرازہ اور وحدت قومی کو قائم رکھ سکے بجائیکہ انجمن کے ضعف اور ناتوانی کا یہ حال ہے کہ ایک نوجوان کا مقابلہ نہیں کر سکی اور بقول آپ صاحبان کے اس نوجوان نے اس کا تہس نہس بھی کر دیا ہے۔ سعدی رحمۃ نے کہا ہے ؎ آں کس کہ خود گم است او کرا رہبری کند ❖

(۱۱) کیا انجمن کے ہوتے ہوئے کوئی جداگانہ مجلس قوم میں ایسی قائم کی جا سکتی ہے جس کی اجازت صدر انجمن کے احکام کے رو سے نہ ملی ہو اور اس کے احکام نافذ کرانے کی کوشش کرنا قوم کے کسی حصے کے واسطے بروئے الوصیت جائز ہو سکتا ہے؟ بحالیکہ حضرت صاحب نے آپکے اعتقاد میں قوم کے ہر ایک امر سیاہ و سفید کا اختیار صدر انجمن کو تفویض کیا ہوا ہے اور کیا یہ درست ٹھہر سکتا ہے کہ جب کبھی کسی حصہ ممبران کو انجمن کا کوئی فیصلہ اپنے اعتقاد کے لحاظ سے غلط معلوم ہو تو وہ اسی وقت اس کے مقابلہ میں برملا مخالفت کے واسطے کھڑے ہو جائیں اور اپنی نئی نئی مجالس وضع کر لیں ❖

(۱۲) آپ کی مجلس شوریٰ نے میاں محمود احمد صاحب کو پاک نفس

بزرگ یقین کرکے اپنے نزدیک صرف غیر احمدیوں سے بیعت لینے کی اجازت دی تھی لیکن انھوں نے اپنے آپ کو آپکی عطا کردہ اجازت کے اندر محدود اور مقید رکھنا پسند نہیں کیا تو جو اور لوگ جگہ بجگہ منتخب ہو جاوینگے اور بیعت لینے کے مجاز کئے جاوینگے اگر وہ بھی مجاز ہونیکے بعد مطلق العنانی اختیار کریں اور ایک گدی کی بجائے ہزاروں خود مختار گدیوں کی بنیاد رکھنا شروع کردیں تو اس کا کیا انسداد ہوگا اور اس کے واسطے کیا انتظام کر لیا گیا ہے ؛

(۱۳) کیا یہ امر واقع نہیں کہ حضرت مسیح موعودؑ اور خلیفۃ المسیح کئی مسئلوں میں مختلف اور جدا جدا مسلک رکھتے تھے اور کیا یہ بات بھی صحیح نہیں کہ مولوی محمد احسن صاحب اور بعض دیگر علماء باوجود مرید ہونے کے بعض مسائل میں حضرت خلیفۃ المسیح کی رائے سے الگ رائے رکھتے تھے پھر اگر حضرت مولوی نور الدین صاحب کی بیعت مسیح موعودؑ سے اور مولوی محمد احسن صاحب اور بعض دیگر علماء کی بیعت حضرۃ مولوی نور الدین صاحب سے باوجود اختلاف عقاید اور اختلاف مسالک منعقد ہوگئی تھی تو کیوں اسی طرح آج آپ لوگوں کی بیعت میاں صاحب سے منعقد نہیں ہو سکتی - نواب محمد علیخان صاحب رئیس مالیر کوٹلہ کی نسبت بھی بالیقین معلوم ہوا ہے کہ حضرت صاحب نے اس حالت میں ہی انکو بیعت میں داخل کر لیا تھا کہ ابھی ان کے کئی عقائد اہل تشیع کے تھے اور آپ تو خود اسکی ایک نظیر ہیں کہ خلیفہ اول کا اعتقاد یہ تھا کہ بیعت خلیفہ لازم اور فرض ہے اور اس کے منکر فاسق ہیں اور یہ کہ میرے بعد بھی خلفاء ہونگے اور آپکا اعتقاد ہے کہ بیعت خلافت نفل ہے اور منکر فاسق نہیں اور یہ کہ حضرت صاحب کے بعد الوصیۃ کے رو سے خلافت کا سلسلہ نہیں ہو سکتا۔

(۱۴) مرزا صاحب نبی بھی نہ ہوئے رسول بھی نہ ہوئے ان کا ماننا جزو اسلام بھی نہ ہوا تکمیل دین کیواسطے اُنپر ایمان لانا بھی ضروری نہ ٹھہرا۔ یہ سب کچھ تسلیم۔ لیکن اسقدر جو زور اور جنگ مرزا صاحب اور آپکے اتباع نے تیس سال مسلمانوں کے ساتھ رکھی اس کا کیا مطلب تھا کیا دنیا میں کوئی ایسا جنگجو مصلح اور مجدد گذرا ہے جس نے مسلمانوں کے تمام فرقوں سے کٹر پروٹسٹنٹ کی جدا مسجد بنائی ہو مسلمانوں کے پیچھے نمازیں پڑھنی قطعاً حرام کردی ہوں - رشتے ناطے الگ کرنیکا حکم دیا ہو اور ایسی سخت دیواروں کو الہام جاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا سے قیامت تک کے واسطے مستحکم کر دیا ہو - ہاں تو آپکے نزدیک

(۱۵) جو غیر احمدی حضرت صاحب کو کافر نہیں سمجھتے اُن کے پیچھے نمازیں پڑھنا جائز ہے یا نہیں اگر نہیں تو کیوں ؟ اور

(۱۶) غیر احمدی مسلمانوں کے ساتھ کس حد تک رشتے ناطے کرنے جائز ہیں اور باوجود مسلمانوں کے اپنے آپ کو مسلمان کہنے کے کیوں ان کو لڑکیاں دینی حضرت صاحب نے ناجائز ٹھہرایا ہے ؛

(۱۷) جو غیر احمدی حضرت مرزا صاحب کو کافر کہتے ہیں انکی تو یہ مراد ہے کہ مرزا صاحب ابدی جہنمی ہیں اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں اور یہ کہ ان کی کوئی نیکی کسی قسم کی نماز - روزہ - حج - زکوٰۃ وغیرہ عند اللہ قبول نہیں اور نہ ان کا کوئی اجر ہوگا جن غیر احمدیوں کو آپ کافر سمجھتے ہیں کیا آپ بھی انہی معنے سے کہتے ہیں جن میں کہ وہ مرزا صاحب کو کافر کہتے ہیں یا کوئی خاص مفہوم ہے ؛

(۱۸) آپکے مضامین میں صاحبزادہ صاحب کی طرف دو یا تین منسوب کیگئی ہیں (۱) ایک یہ کہ وہ غیر احمدیوں کو کافر سمجھتے ہیں (۲) دوم یہ کہ وہ غیر احمدیوں کو خارج از دائرہ اسلام سمجھتے ہیں۔ آیت اولٰئک ہم الکافرون کے ماتحت صاحبزادہ صاحب کے عقیدہ جبر سے تو انکار نہیں لیکن کیا آپنے صاحبزادہ صاحب کی کوئی اپنی تحریر ایسی پڑھی ہے جسمیں انھوں نے غیر احمدیوں کی نسبت یہ لفظ لکھا ہو کہ وہ خارج از دائرہ اسلام ہیں یا غیر احمدیوں کی نسبت جو لفظ کافر کا اطلاق کیا ہے کہیں اس کی انہوں نے یہ تشریح کی ہو کہ کافر معنے "دائرہ اسلام سے خارج" ہے - اس کی ضرورت مجھ کو اس لئے پڑی ہے کہ صاحبزادہ صاحب کے اس مشہور مضمون میں جو ماہ اپریل ۱۹۱۱ء میں اس بارہ میں شائع ہوا تھا - بر صفحہ ۱۳۱ - صاحبزادہ صاحب لکھتے ہیں کہ "ہم یہ کب کہتے ہیں کہ ہمارے مخالف کافر باللہ ہیں لیکن اسمیں کیا شک ہے کہ وہ کافر بالمامور ہیں - کافر کے معنے منکر کے ہیں"

(۱۹) آپکا مذہب ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح کے فتاوے اور مسائل کی مخالفت کرنا اور ان پر عمل نہ کرنا خواہ وہ اجازت کے رنگ میں ہی ہو - جائز نہیں - پھر آپ حضرت خلیفۃ المسیح کے ان ارشادات پر اب کیوں عمل نہیں فرماتے جو ان کے بعد کے خلیفہ اور اس کی اتباع اور نیز نفس مسئلہ خلافت کے متعلق ہیں ؛

(۲۰) سبز اشتہار میں حضرت صاحب نے بشیر ثانی - فضل عمر محمود - مصلح موعود کی بشارت دی تھی - اور حقیقۃ الوحی میں جو الوصیۃ کے بعد لکھی گئی ہے اس میں حضور نے اس بشارت کا مصداق صاحبزادہ محمود احمد کو ٹھہرایا ہے - حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۱۷ - ۳۶۰ سراج منیر صفحہ ۳۱ - ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۱۵ - نزول المسیح ۱۹۱ اور تریاق القلوب صفحہ ۴۰ - ۴۲ کے حوالوں کی آپ کیا تعبیر یا تاویل فرماتے ہیں ؛

(۲۱) امیر اور خلیفہ کے اختیارات میں آپ کیا تمیز سمجھتے ہیں اور آپکے نزدیک ان دونوں منصبوں میں کیا چیز حد فاصل ہے حضرت خلیفۃ المسیح خلیفہ بھی تھے اور ان کو امیر المومنین بھی کہا جاتا تھا ؛

(۲۲) الوصیت کی عبارت معلومہ کی جو تفسیر حضرت صاحب نے فرمائی تھی - آپ کی شہادت یہ ہے کہ اس کے رو سے حضرت صاحب نے اپنے بعد احمدیوں کے لئے کسی خلیفہ یا امام کی بیعت ناجائز ٹھہرائی ہے لیکن خواجہ صاحب جو اس موقع کے دوسرے گواہ تھے انہوں نے اپنے مضمون میں حضرت صاحب کے بعد اب بھی احمدیوں کے لئے کسی امام یا خلیفہ کی بیعت ازبس ضروری ٹھہرائی ہے - میں تکذیب کسی کی نہیں کرتا مگر اعتبار کس شہادت کا کیا جاوے ؛

(۲۳) آپ قانون دان ہیں اور جانتے ہیں کہ شہادت کے موقعہ پر اگر شہادت ادا نہ کی جاوے تو عدالتیں شہادت کو قبول نہیں کرتیں گو گواہ کا پایہ اعتبار کتنا ہی بلند تر ہو - آپ حضرات نے ایک اتفاقی بحث کے پیدا ہو جانے پر حضرت مسیح موعود کی زبان مبارک سے یہ سنا تھا کہ الوصیۃ کی عبارت متنازعہ کا وہ مفہوم ہے جو آپ آج بیان کرتے ہیں تو کیا آپکا فرض نہ تھا کہ حضرت مسیح موعود کی زندگی میں ہی قوم کو الوصیۃ کی اس تشریح سے آگاہ فرماتے جس کے موجود نہ ہونے کی وجہ سے قوم الوصیۃ کے مفہوم میں آپکی وفات کے بعد سخت ٹھوکر کھا سکتی تھی آخر جس شکل میں ہم آج مبتلا ہو رہے ہیں وہ مشکل گو اسی وقت پیدا ہو گئی تھی کیونکہ اتنی بات تو آپ بھی مانتے ہیں کہ الوصیت کی عبارت سے ایک خلیفہ ہونا اُس وقت بھی بعض نے سمجھا تھا اور اگر حضرت کی زندگی میں کسی وجہ سے کوتاہی ہو گئی تھی تو پہلا موقعہ اس ادائے شہادت کا اور قوم کو اس بات سے آگاہ کرنے کا وہ تھا جبکہ حضرت مسیح موعود کا وصال ہوا اگر آپ اسوقت اپنی شہادت دیدیتے کہ حضرت صاحب نے ہم کو یہ فرمایا ہوا ہے کہ ان لوگوں کی جو حضرت کے ہاتھ پر سلسلہ میں داخل ہو چکے ہیں دوبارہ کسی شخص کے ہاتھ پر بیعت کی ضرورت نہیں ہے اور یہ امر خلاف منشاء الوصیت ہے تو کیوں اسقدر فتنہ پھیلتا - منشائے الوصیت کے خلاف روش اختیار کرنے کے وقت آپکا خاموش رہنا اور اپنے طریق عمل سے اس کی تائید کرتے رہنا اور چھ سال میں متعدد مرتبہ ادائے شہادت کے مواقع پیدا ہو جانے کے باوجود آپ لوگوں کا ساکت رہنا اور اپنی ایسی ضروری شہادت کو ادا نہ کرنا اور آج خاص حالات کے پیدا ہو جانے پر اس سنی ہوئی شہادت کو پیش کرنا جس کے الفاظ بھی ٹھیک طور پر محفوظ نہیں رکھے گئے تھے فرمائیے کہ کہاں تک عند العقل - عند اللہ - عند الناس قابل حجت ہے اور آپکے واسطے کس حد تک جائز ہے کہ اس کی بناء پر ہم سب کو وصیت کے خلاف کرنے والے ٹھہرائیں - کیا ہم موجودہ صورت میں معذور ٹھہرائے جانے کے لائق ہیں یا نہیں ؛

(۲۴) جو احباب آپکے ہم خیال ہیں اور جنھوں نے ابتک موجودہ خلیفہ کی بیعت نہیں کی - انہیں سے جن احباب نے بموجب رسالہ الوصیت وصیتیں کی ہیں وہ اب تک مدمقبرہ بہشتی میں وصایاء کا روپیہ بھیجتے رہے ہیں وہ احباب آئندہ بھی وصایا ر کا روپیہ قادیان میں اپنی اپنی وصیتوں کے مطابق بھیجتے رہیں گے یا بند کر دیں گے ؛

حضرت خلیفۂ ثانی مطاعِ انجمن

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ

ایڈیٹر صاحب الفضل - السلام علیکم

۱۲ - اپریل ۱۹۱۴ء کو ایک جلسہ ضروریات سلسلہ پر غور کرنے کے لیے وکلاء وقائم مقامان انجمن ہائے احمدیہ مقامات مختلفہ مسجد مبارک میں بصدارت مولوی محمد احسن صاحب امروہی منعقد ہوا تھا اور اس میں چند رزولیوشن پاس ہوئے تھے۔ جیسا کہ قبل ازیں اخبار میں کل کارروائی جلسہ شائع ہو چکی ہے۔ گو کہ تمام وکلاء وقائم مقامان اپنی اپنی مقامی جماعت سے پورے اختیارات لے کر شامل جلسہ ہوئے تھے۔ مگر حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب فضل عمر خلیفہ ثانی نے مزید احتیاط سے یہ پسند فرمایا کہ تمام وکلاء اس کارروائی جلسہ کو خصوصاً ترمیم ۱۸ کو اپنی اپنی مقامی جماعت کے افراد کو جمع کر کے سنائیں اور پھر جو کچھ وہ مقامی جماعتیں فیصلہ کریں۔ اُس سے اطلاع دیں۔ چنانچہ قریباً تمام جماعتوں نے متفق اللفظ باتفاق رائے اپنے وکلاء وقائم مقامان کے ساختہ پرداختہ کو عموماً منظور کیا اور خصوصاً قواعد صدر انجمن کی دفعہ ۱۸ کی ترمیم کے متعلق کہ دفعہ مذکور میں بجائے الفاظ "حضرت مسیح موعود علیہ السلام" الفاظ "حضرت خلیفۃ المسیح میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفہ ثانی" درج قواعد ہوں کو بڑے زور سے پسند کیا۔ اور پُر زور الفاظ میں لکھا۔ کہ اس ترمیم کی بہت ضرورت ہے اور ضرور جلد تر مجلس معتمدین میں پیش کر کے منظور کرائی جائے۔ چنانچہ جن جماعتوں نے اس سے اتفاق کیا ہے۔ وہ درج ذیل ہیں :-

(۱) جماعت احمدیہ صریح تحصیل نکودر۔ (۲) جماعت احمدیہ محلاں والہ۔ (۳) جماعت احمدیہ بٹالہ ضلع گورداسپور۔ (۴) جماعت احمدیہ رتل تحصیل پھالیہ۔ (۵) جماعت احمدیہ گجرات پنجاب (۶) جماعت احمدیہ سیالکوٹ۔ (۷) جماعت احمدیہ موضع پنڈی تحصیل پھالیہ۔ (۸) جماعت احمدیہ کہاں والی تحصیل پھالیہ۔ (۹) جماعت احمدیہ پاک پٹن۔ (۱۰) جماعت احمدیہ اٹاوہ۔ (۱۱) جماعت احمدیہ بھیماں ضلع ہوشیارپور۔ (۱۲) جماعت احمدیہ شام چوراسی ضلع ہوشیارپور۔ (۱۳) جماعت احمدیہ گریہ ضلع ہوشیارپور۔ (۱۴) جماعت احمدیہ جنڈیالہ بیگم پور ضلع ہوشیارپور (۱۵) جماعت احمدیہ فرید یالی ضلع ہوشیارپور۔ (۱۶) جماعت احمدیہ نڈوئی ضلع ہوشیارپور۔ (۱۷) جماعت احمدیہ امرتسر۔

(۱۸) جماعت احمدیہ سانگلہ۔ (۱۹) جماعت احمدیہ بہلول پور۔ (۲۰) جماعت احمدیہ مردان۔ (۲۱) جماعت احمدیہ گھسیالیاں (۲۲) جماعت احمدیہ دانہ زید کا تحصیل پسرور۔ (۲۳) جماعت احمدیہ قلعہ صوبھا سنگھ تحصیل پسرور۔ (۲۴) جماعت احمدیہ گھنوکے ججاں تحصیل پسرور۔ (۲۵) جماعت احمدیہ کوٹ آغا تحصیل پسرور (۲۶) جماعت احمدیہ بانوئے گھنپت (۲۷) جماعت احمدیہ چک گورو تحصیل پسرور۔ (۲۸) جماعت احمدیہ مکھانہ تحصیل پسرور (۲۹) جماعت احمدیہ دولوائی تحصیل پسرور۔ (۳۰) جماعت احمدیہ کوٹلی تانڈاں تحصیل پسرور۔ (۳۱) جماعت احمدیہ چینکے تحصیل پسرور۔ (۳۲) جماعت احمدیہ شہر پٹیالہ۔ (۳۳) جماعت احمدیہ شاہجہان پور۔ (۳۴) جماعت احمدیہ ماہل پور۔ (۳۵) جماعت احمدیہ رجوعہ تحصیل پھالیہ۔ (۳۶) جماعت احمدیہ جہلم۔ (۳۷) جماعت احمدیہ بریلی۔ (۳۸) جماعت احمدیہ گوجرانوالہ۔ (۳۹) جماعت احمدیہ لالہ موسے۔ (۴۰) جماعت احمدیہ بھنگالہ ضلع ہوشیارپور (۴۱) جماعت احمدیہ سہارنپور۔ (۴۲) جماعت احمدیہ میرٹھ (۴۳) جماعت احمدیہ لکھنؤ۔ (۴۴) جماعت احمدیہ چنگا بنگیال تحصیل گوجرخاں۔ (۴۵) جماعت احمدیہ شہر جیند۔ (۴۶) جماعت احمدیہ لاہور۔ (۴۷) جماعت احمدیہ راہوں۔ (۴۸) جماعت احمدیہ گڈ کریالم۔ (۴۹) جماعت احمدیہ پوہلہ تحصیل رعیہ۔ (۵۰) جماعت احمدیہ زیدہ۔ (۵۱) جماعت احمدیہ شہر انبالہ۔ (۵۲) جماعت احمدیہ صدر بازار پشاور۔ (۵۳) جماعت احمدیہ ملتان۔ (۵۴) جماعت احمدیہ چک نمبر ۹ بنیارڈ۔ (۵۵) جماعت احمدیہ چکوال۔ (۵۶) جماعت احمدیہ چونڈہ۔ (۵۷) جماعت احمدیہ جموں۔ (۵۸) جماعت احمدیہ مونگ تحصیل پھالیہ۔ (۵۹) جماعت احمدیہ کوٹھہ تحصیل پھالیہ۔ (۶۰) جماعت احمدیہ ڈھپئی تحصیل پھالیہ۔ (۶۱) جماعت احمدیہ رسول تحصیل پھالیہ۔ (۶۲) جماعت احمدیہ کلکتہ (۶۳) جماعت احمدیہ حیدرآباد دکن۔ (۶۴) جناب محمد حسین صاحب اڈیشنل جج غازی پور۔ (۶۵) جماعت احمدیہ لودھیانہ۔ (۶۶) جماعت احمدیہ شاہ آباد ضلع ہردوئی +

نوٹ :- بحمد اللہ۔ کہ ترمیم قاعدہ ۱۸ حسب خواہش قوم کثرت رائے سے باتفاق رائے ۳/۴ ممبران مجلس معتمدین منظور ہو گئی۔ باضابطہ نقل رزولیوشن مجلس معتمدین کی آنے پر رزولیوشن مذکور شائع کیا جائے گا۔

بسبب عدیم الفرصتی میں اس کارروائی کو جلد شائع نہ کر سکا اس لیے معافی کا امیدوار ہوں

راقم محمد علی خان رئیس مالیرکوٹلہ سیکرٹری جلسہ وکلاء وقائم مقامان جماعت ہائے مقامات مختلفہ +

نذر کا روپیہ

حضرت خلیفۂ اوّل رضی اللہ عنہ کا اپنا بیان

ہمارا اعتقاد ہے کہ نذر کا روپیہ خلیفہ کا حق ہے۔

حضرت خلیفۂ اوّل کے پاس جو نقد کا روپیہ آتا تھا۔ وہ آپ بعض ممبروں کے نشوں کے بعد صدر انجمن کو نہیں دیتے تھے۔ اپنے طور پر مساکین و یتامیٰ وغیرہ میں خرچ فرماتے تھے اور اپنے ذاتی مصارف میں بھی خرچ فرمالیا کرتے تھے۔ اسکی تصدیق حضرت خلیفۃ المسیح کی ذیل کی تقریر سے ہوتی ہے۔ جو آپ نے ۲۷ - دسمبر ۱۹۱۲ء کو تمام جماعت کے انجمنوں کے سیکرٹریوں اور پریزیڈنٹوں کو اپنے حضور میں بلا کر فرمائی "

تمہاری نذریں جو میرے پاس آتی ہیں دو قسم کی ہوتی ہیں۔ ایک تو ایسی ہوتی ہیں۔ کہ میں ان کو لے کر باغ باغ ہو جاتا ہوں۔ اس کی دو تین مثالیں بتاتا ہوں۔ حافظ معین الدین بڑا ہی مسکین اور مخلص آدمی ہے۔ نابینا آدمی ہے۔ کوئی بھائی نہیں باپ نہیں اور رشتہ دار نہیں۔ اگلے دن میرے پاس آیا اور تین روپے مجھے دیے اور کہا کہ اللہ تعالیٰ نے دیے ہیں۔ اب میرا جی چاہتا ہے کہ آپ ان کی یخنی پئیں تو طاقت آجاوے گی۔ میں کہ بے کسی اور نابینا پن کو دیکھو اور اخلاص کو دیکھو۔ میں نے اپنی بیوی کو کہا۔ کہ مجھے اس کی یخنی پلاؤ۔

ایک دفعہ دُور ملک سے ایک شخص آیا اور اڑھائی روپے دیے اور کہا کہ یہ بڑے اطیب ہیں۔ آپ کھائیں گے تو نیا رنگ دیکھو گے۔ ایک شخص نے کھدر کا کرتہ دیا ہے۔ اس نے کہا۔ کہ خاص تیرے لیے ہے۔ اور ایسی اطیب چیز سے بنا ہے۔ کہ اس کو دیکھ کر میرا ایمان بڑھ جاتا ہے۔ یہ تین مثالیں ہیں۔ باقی کے روپیہ کو سنبھال کر رکھتا ہوں اور کبھی مشورہ کرتا ہوں کہ کیا کروں۔ بہرحال انھیں ایسی جگہ خرچ کرتا ہوں۔ جو اللہ تعالیٰ کی رضا کا موجب ہو۔ پس میری طرف سے مطمئن رہو کہ میں مال کا بھوکا نہیں۔ بڑا بننے کی خواہش بھی نہیں۔ میں اپنی بیوی کو محدود خرچ مہینہ میں دیتا ہوں تمہارے اموال اور نیتیں نیک ہوئیں۔ تو میں انھیں نیک جگہ خرچ کروں گا۔ غرض یاد رکھو۔ ایک نصیحت تو یہ ہے کہ جھگڑے نہ کرو۔ دوم صبر سے کام لو۔ سوم صدقہ خیرات وہ اپنی ذاتی کمائی سے۔ چہارم یہاں کے لوگ جنکے قبضہ میں روپیہ آتا ہے۔ اِن کی نسبت بدگمانی نہ کرو۔ اللہ تعالیٰ کو اس جماعت کے بعض بندے بڑے ہی پیارے ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ کسی کی نسبت بدگمانی کر کے نقصان اُٹھاؤ +

الخطبہ :- ایک ککے زئی لڑکی کے رشتہ کے لیے درخواستیں آنی چاہئیں۔ لڑکا جوان۔ صالح۔ احمدی۔ صاحب روزگار ہو۔ درخواستیں بنام ش۔ ن معرفت اکمل۔ قادیان۔